خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع افتتاحی تقریب مسجد بیت الأحد

تشہد، تعوذ وتسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج اس تقریب میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں جہاں ہم مسجد بیت الاحد جس کا مطلب 'ایک واحد خدا کا گھر' ہے کے افتتاح کی خوشی منا رہے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کھلے دل والے اور مہربان لوگ ہیں۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ باوجود اس کے کہ آپ میں سے اکثر غیر مسلم ہیں آپ لوگوں نے خالصتاً ایک مذہبی تقریب کی دعوت قبول کی ہے جو کہ مسجد کے افتتاح کی تقریب ہے۔ لیکن آپ کی تشریف آوری کے باوجود بھی آپ میں سے شاید بعض ایسے ہوں جو اس مسجد کے افتتاح یا اسلام کے بارہ میں خدشات رکھتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ شاید یہ بھی سوچتے ہوں کہ جن احمدی احباب کو آپ ذاتی طور پر جانتے ہیں وہ تو ٹھیک ہیں اور امن پسند ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ اُن احمدی مسلمانوں کے متعلق شاید فکر مند بھی ہوں جنہیں آپ ذاتی طور پر نہیں جانتے۔ یا ممکن ہے کہ آپ کو خوف ہو کہ مسجد معاشرے کے اندر فساد یا تفرقہ اور پریشانی بڑھانے کا باعث بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس قسم کے خوف ایک حد تک جائز بھی ہیں۔ کیونکہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان ایسے بھی ہیں جو دنیا کے لئے شدید تکلیف اور اذیّت کا باعث بن رہے ہیں اور اسلام کے نام پر نہایت نفرت انگیز کام کر رہے ہیں۔ تاہم میں واضح کر دوں کہ اسلامی تعلیمات اور حقیقی مسجد کا مقصد صرف اور صرف امن کا قیام اور معاشرہ کے اندر یکجہتی پیدا کرنا ہے۔ مسجد کی تعمیر کا اصل اور بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہو جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور پیار پھیلانے کے لئے جمع ہوں۔ قرآن کریم کی سورۃ الذّٰریٰت کی آیت 57 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنّ وانس یعنی تمام بنی نوع انسان خواہ وہ امیر ہیں یا غریب، طاقتور ہیں یا کمزور ان کی تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کریں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ دورِ حاضر میں انسان مذہب سے دور ہو گیا ہے اور اکثر لوگ اپنے خالق کو بھلا بیٹھے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جو خدا کی ہستی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ بڑے دکھ کی بات ہے کہ بعض ایسے لوگ یا گروہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے مذہب کی تعلیمات کو اس حد تک بگاڑ دیا ہے کہ وہ دنیا میں مذہب کی خوفناک اور بھیانک تصویر پیش کر رہے ہیں۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ایسے نام نہاد مسلمان موجود ہیں جو اسلام کو نہایت خطرناک اور وحشیانہ طریق پر پیش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرے مذاہب سے موازنہ کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آجکل مسلمان سب سے زیادہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام کے اندر بعض دہشتگرد گروہ اور شدت پسند عناصر بھی پیدا ہو چکے ہیں جو مذہب پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ گو کہ ایسے شدت پسند اپنے آپ کو مذہب کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ ان کے نظریات اور ان کی حرکات کا اسلام کی اصل تعلیمات سے دُور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ سچائی تو یہ ہے اور ہمیشہ یہی رہے گی کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی پُر امن تعلیمات کا تاریخ عالم میں کوئی ثانی نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس تمام مسلمانوں کا مرکز جس کی طرف وہ منہ کر کے جھکتے ہیں اور عبادت بجالاتے ہیں وہ بیت اللہ ہے۔ یعنی خانہ کعبہ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ امن اور سلامتی کا مرکز ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'وہ بنی نوع انسان کو امن وسلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔' پس مساجد لوگوں کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور امن کو پھیلانے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عربی لغت میں عبادت کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے 'الصلوٰۃ' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ اور اس اصطلاح کا اصل مطلب پیار، محبت، خیر خواہی، بھلائی اور رحمت ہے۔ پس وہ تمام لوگ جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق عبادات بجالاتے ہیں وہ ہرگز رحم سے عاری اور ظالم نہیں ہو سکتے بلکہ وہ پیار، محبت کرنے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لاانتہا رحمت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ حقیقی عبادت لوگوں کو بے حیائی اور برے کاموں اور فساد سے روکتی ہے اور بنی نوع انسان کو بدی اور گناہ کی پکڑ سے آزاد کرتی ہے۔ پس حقیقی عبادت اللہ تعالیٰ کے فضل، پیار اور احسان کے حصول کا دروازہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب ایک مسلمان کسی سے ملتا ہے تو سب سے پہلے وہ 'السلام علیکم' کہتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر سلامتی اور امن نازل ہو۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جو ہر قسم کے امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیتی ہے۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ ہماری مساجد بالکل اسی نیّت اور انہی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں جن کے لئے خانہ کعبہ بنایا گیا تھا۔ یہ مساجد انسانیت کے لئے امن کی شمعیں ہوتی ہیں اور ایسی جگہیں ہوتی ہیں جہاں مرد، خواتین اور بچے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں اور معاشرہ میں امن اور محبت کو فروغ دیں۔ اگر ہر مسلمان بلکہ ہر شخص ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جائے تو دنیا کی شکل ہی یکسر بدل جائے۔ ہر قسم کے اختلافات، نفرتیں اور شکوے شکایتیں ختم ہو جائیں اور ان کی جگہ پیار اور محبت، ہمدردی اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں اسلام نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ مساجد تعمیر کریں اور ان کی حفاظت کریں وہاں اسلام دیگر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کا احترام کریں اور انہیں تحفظ فراہم کریں۔ درحقیقت عالمی مذہبی آزادی اسلام کا نہایت اہم اور ناگزیر اصول ہے۔ اس سنہری اصول کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ کفارِ مکہ کی طرف سے اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر دس سال نہایت بے دردی کے ساتھ اور بہیمانہ انداز میں مظالم ڈھائے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں نے اس امید کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کر لی کہ وہ وہاں امن اور تحفظ کے ساتھ رہ پائیں گے۔ لیکن کفار مکہ نے مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا بلکہ جارحانہ رنگ میں مسلمانوں کے پیچھے لگے رہے۔ انہوں نے باقاعدہ ایک طاقتور اور اسلحہ سے لیس فوج تیار کر لی اور ہمیشہ کے لئے اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مسلمانوں پر جنگ مسلّط کر دی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفاعی جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 41 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالم صرف اسلام کو ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔ اور اگر انہیں طاقت سے روکا نہ جاتا تو ہر گرجا، کلیسا، مندر اور دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کو سخت خطرہ لاحق ہو جاتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی تو یہ صرف اسلام کی حفاظت کے لئے نہ تھی بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کے لئے تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تمام امور ذہن میں رکھتے ہوئے وہ تمام لوگ جو اسلام سے ڈرتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان دنیا میں بد امنی بڑھانے کا باعث ہیں، انہیں اپنے ذہنوں سے ایسے تمام خدشات دور کر لینے چاہئیں۔ اور یقین رکھیں کہ سچے مسلمان کسی قسم کے خطرہ اور نقصان کا باعث نہیں بنیں گے۔ بلکہ وہ ہمیشہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر معاشرہ کو امن، ہم آہنگی اور انسانیت کے سایہ تلے جمع کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ اور انہی مقدس کاموں کی انجام دہی کے لئے ہی مساجد بنائی جاتی ہیں۔ تاہم آپ میں سے بعض تعجب کریں گے کہ اگر مساجد حقیقتاً امن کی جگہیں ہیں تو ہم مسلم دنیا میں اس قدر اختلافات اور فسادات کیوں دیکھتے ہیں، خاص طور پر جبکہ بہت سی مساجد ہیں جہاں مسلمان اللہ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہمیں مذہب کی تاریخ دیکھنی ہوگی۔ تمام مذاہب اور ان کی تعلیمات ان مذاہب کے بانیان کی وفات کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ بگاڑ دی گئیں۔ اسی طرح ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد مسلمانوں کی اکثریت بھی اسلام کی اصل تعلیمات سے دور ہٹ گئی۔ دراصل اسلام کا انحطاط ہونا ہی تھا کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت گزرنے کے بعد مسلمان روحانی تاریکی کے دَور میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے اعمال اسلامی تعلیمات سے بہت دُور ہو جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسے دَور میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر مبعوث فرمائے گا تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا میں از سر نو قائم کی جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ اس عظیم پیشگوئی کے مطابق ہماری جماعت کے بانی کو مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر بھیجا گیا ہے تا کہ وہ دنیا کو اسلام کی اصل تعلیمات سے آشکار کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کو پہچاننے اور اس کے آگے سرنگوں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے بنی نوع انسان کو تمام مظالم اور ناانصافیاں ختم کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہم آہنگی سے رہنے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے اس بات کو بڑے وثوق سے بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے۔ اور فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کے مطابق دینی

امور میں کوئی جبر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی مسلمان اپنی جماعت کے بانی کو مسیح موعود اور امام مہدی تسلیم کرتے ہوئے ان مقدس اور اعلیٰ تعلیمات پر عمل کرنے کے دعویدار ہیں۔ آج بطور ایک مذہبی جماعت کے ہم مسلسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات دنیا کے تمام حصوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم طاقت یا جبر کے ذریعہ نہیں بلکہ پیار اور محبت سے اسلامی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ ہماری جماعت اور ہماری مساجد ان مقاصد کو پورا کرتی ہیں جن مقاصد کو لے کر خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ ہماری مساجد امن کی مشعلیں ہیں جو اپنے ماحول کو منور کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ ایک گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کالا کسی گورے شخص پر فضیلت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ نہ ہی کسی عرب کو کسی عجمی پر فضیلت ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت ہے۔ اور نہ ہی کوئی امیر شخص کسی غریب پر کوئی فضیلت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کی فضیلت اس کے خاندان، دولت اور نسل پر نہیں بلکہ اس بات پر منحصر ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے اور اس بات پر منحصر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کس قدر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ تمام لوگ برابر ہیں اور ہم رنگ و نسل پر مبنی ہر قسم کی تفریق کے خلاف ہیں۔ جہاں ایک طرف ہم اسلام کا پیغام پھیلا رہے ہیں وہاں ہم بنی نوع انسان کے حقوق بھی پورے کر رہے ہیں اور جو بھی ضرورتمند ہیں انہیں سہولت اور آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ میں، ایشیا میں اور دنیا کے دیگر ترقی پذیر علاقوں میں اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں جاپان میں بھی خدمت کرتے ہیں جیسا کہ یہاں بعض مقررین نے ذکر بھی کیا ہے۔ دنیا میں ہماری مساجد اور ہماری جماعت کو انسانیت کی بے نفس خدمت کرنے والی جماعت سمجھا جاتا ہے۔ ہم سکول اور ہسپتال چلا رہے ہیں جو دنیا کے دُور افتادہ علاقوں میں ضرورتمند افراد کو بلاتفریق رنگ و نسل تعلیم اور طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ ہم تکلیفوں میں گھرے افراد کے آنسو پونچھتے ہیں۔ ہم ان کے غم، بے چینی اور تکلیفیں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور ان کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے میں ان کو مدد فراہم کرتے ہیں۔ چنانچہ دنیا میں جہاں بھی ہماری مسجدیں بنتی ہیں یا ہماری جماعتیں قائم ہوتی ہیں وہاں کے مقامی افراد اس بات کو جلد ہی سمجھ جاتے ہیں کہ ہم امن، ہم آہنگی اور برداشت کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس دَور میں حقیقی جہاد، تلوار یا اسلحہ کا جہاد نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا جہاد ہے۔ یہ جہاد اپنے نفسوں میں نیک تبدیلیاں لانے کا ہے اور یہ اسلام کی سچی اور امن پسند تعلیمات دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ ہم یہ افریقہ میں کر رہے ہیں، یورپ میں، ایشیا میں، امریکہ میں، آسٹریلیا میں اور یقیناً دنیا کے ہر علاقہ میں کر رہے ہیں۔ اور یہاں جاپان میں بھی ہمارا یہی مقصد ہے کہ اس معزز قوم کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم جاپانی افراد کو بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جو ہمیں اپنے خالق کی پہچان کرنے اور اس سے تعلق قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ آج سے انشاء اللہ یہ مسجد جو جاپان میں ہماری سب سے پہلی مسجد ہے، اس شہر میں اور تمام جاپان میں ہمیشہ یہی پیغام پہنچائے گی۔ اس کے مینار یہ اعلان کریں گے کہ اسلام امن، تحفظ اور ہم آہنگی کا مذہب ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا مذہب ہے۔ اب جبکہ یہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے مجھے یقین ہے کہ مقامی احمدی اسلام کی کامل تعلیمات پر پہلے سے بھی بڑھ کر عمل کریں گے اور آپ سب پر اس کی حقیقت واضح کریں گے، انشاء اللہ۔ مقامی احمدی اسلام کی حقیقی اور اصل تعلیمات پر عمل کرنے والے اور ان کی تبلیغ کرنے والے ہوں گے اور ان لوگوں کے شکوک و شبہات دُور کریں گے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک انتہا پسند مذہب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً پہلے سے کہیں زیادہ اب دنیا کو امن اور مفاہمت کی ضرورت ہے۔ پس ہم سب کو باہم دوستی کا ہاتھ تھام کر دنیا کے امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کے حقوق قائم کر کے اور ایک دوسرے کے حقوق قائم کر کے ہی ممکن ہے کہ ہم پُرامن دنیا کا نظارہ کر سکیں اور امن و سکون سے رہ سکیں۔ اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ لوگ دنیا کے کس حصہ میں بستے ہیں، اگر وہ ایک دوسرے سے مخلص ہوں اور تعلقات استوار کرنے والے ہوں تو فساد، خونریزی اور جنگ و جدل سے بھری دنیا جو ہم دیکھ رہے ہیں، یہ امن، برداشت اور ہم آہنگی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر مَیں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے ہماری مساجد کے دروازے کھلے ہیں اور یہ دروازے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان راستوں پر چلیں جو خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کو جذب کرنے والے ہیں اور تمام دنیا اس کی برکات کی وارث بن سکے۔ اللہ کرے کہ ہم دنیا میں حقیقی اور نہ ختم ہونے والا امن دیکھیں۔ آمین۔

ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج کے پروگرام میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔